

امریکہ کے لیے مستقبل اور ۱۸ جولائی ۲۰۲۰ - نمبر ایک

میثاق کے غار نشین: موسیٰ اور الیاس دنیا کے آخر میں

Jeff Pippenger

2023-08-23

موسیٰ اور ایلیاہ نبوی علامتیں ہیں جنہیں سیاق و سباق کے مطابق یا تو ہر ایک کو بطور ایک الگ علامت سمجھا جا سکتا ہے، یا پھر انہیں ایسی علامت کے طور پر بھی سمجھا جا سکتا ہے جو دونوں نبیوں کو شامل کرتی ہے۔ دو کی گواہی پر بات ثابت ہوتی ہے، اور مکاشفہ باب گیارہ میں موسیٰ اور ایلیاہ عہد عتیق اور عہد جدید کے دو گواہوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ کوہ تجلی پر، جو مسیح کی دوسری آمد کی نمائندگی کرتا ہے، یہ دوہری علامت ایک سو چوالیس ہزار (ایلیاہ) اور اتوار کے قانون کے بحران کے شہداء (موسیٰ) دونوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ ایک علامت کے طور پر مل کر، حوریب کی غار میں، وہ دنیا کے انجام پر خدا کی اُس قوم کی نمائندگی کرتے ہیں جو اُس پیغام کو "سنٹی"، "پڑھتی" اور "مانتی" ہے جو خدا کے کردار کا مکاشفہ ہے، اور جس میں یہ قدرت مضمحل ہے کہ ایک لاودکیائی کو فلادلفیائی میں بدل دے۔ جلد ہی، (بہت جلد) ایسا لمحہ آ جائے گا جب نادان لاودکیائی ایڈونٹسٹ اس "تیل" سے فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے جو اس پکار "دیکھو، دلہا آتا ہے" کا درست جواب دینے کے لیے ضروری

ہے۔

اور موسیٰ نے خداوند سے کہا، دیکھ، تو نے مجھ سے کہا ہے کہ اس قوم کو لے چل؛ اور تو نے مجھ سے نہیں بتایا کہ میرے ساتھ کس کو بھیجے گا۔ تاہم تو نے فرمایا ہے، میں تجھے نام لے کر جانتا ہوں، اور تو نے میری نظر میں فضل بھی پایا ہے۔ پس اب، میں تیری منت کرتا ہوں، اگر میں نے تیری نظر میں فضل پایا ہے تو مجھے اپنی راہ اب دکھا تاکہ میں تجھے جان لوں اور تیری نظر میں فضل پاؤں؛ اور یہ بھی سمجھ کہ یہ قوم تیری ہی قوم ہے۔ اُس نے کہا، میری حضوری تیرے ساتھ چلے گی، اور میں تجھے آرام دوں گا۔ اُس نے اُس سے کہا، اگر تیری حضوری میرے ساتھ نہ چلے تو ہمیں یہاں سے نہ لے چل۔ کیونکہ یہاں کس بات سے معلوم ہوگا کہ میں اور تیری قوم نے تیری نظر میں فضل پایا ہے؟ کیا اس سے نہیں کہ تو ہمارے ساتھ جاتا ہے؟ سو اسی سے ہم، یعنی میں اور تیری قوم، روئے زمین کے سب لوگوں سے ممتاز ٹھہریں گے۔ اور خداوند نے موسیٰ سے کہا، جو بات تو نے کہی ہے وہ بھی میں کروں گا، کیونکہ تو نے میری نظر میں فضل پایا ہے اور میں تجھے نام لے کر جانتا ہوں۔ اور اُس نے کہا، میں التجا کرتا ہوں، مجھے اپنا جلال دکھا۔ اُس نے فرمایا، میں اپنی ساری نیکی تیرے آگے سے گزاروں گا اور تیرے سامنے خداوند کے نام کی منادی کروں گا؛ اور جس پر میں مہربانی کرنا چاہوں گا اُس پر مہربانی کروں گا اور جس پر رحم کرنا چاہوں گا اُس پر رحم کروں گا۔ پھر فرمایا، تو میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا، کیونکہ کوئی انسان مجھے دیکھ کر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور خداوند نے کہا، دیکھ، میرے پاس ایک جگہ ہے؛ تو چٹان پر کھڑا ہوگا۔ اور جب میرا جلال گزرے گا تو میں تجھے چٹان کے ایک شکاف میں رکھوں گا اور جب تک میں گزر نہ جاؤں تجھے اپنے ہاتھ سے ڈھانپے رکھوں گا۔ پھر میں اپنا ہاتھ ہٹا لوں گا، اور تو میری پشت دیکھے گا، لیکن میرا چہرہ نظر نہ آئے گا۔ اور خداوند نے موسیٰ سے کہا، اپنے لیے پہلی کی مانند پتھر کی دو تختیاں تراش لے، اور میں ان تختیوں پر وہی کلمات لکھوں گا جو پہلی تختیوں میں تھے جنہیں تو نے توڑ ڈالا تھا۔ اور صبح کے لیے تیار رہ، اور صبح ہی کو کوہ سینا پر چڑھ آ، اور وہاں پہاڑ کی چوٹی پر میرے حضور حاضر ہو۔ اور کوئی آدمی تیرے ساتھ نہ چڑھے؛ نہ تمام پہاڑ پر کوئی نظر آئے؛ نہ ریوڑ اور نہ گلہ اس پہاڑ کے سامنے چرایا جائے۔ سو اس نے پہلی کی مانند پتھر کی دو تختیاں تراش لیں؛ اور موسیٰ صبح سویرے اُٹھ کر، جیسا خداوند نے اسے حکم دیا تھا، کوہ سینا پر چڑھ گیا، اور اپنے ہاتھ میں پتھر کی وہ دو تختیاں لیں۔ اور خداوند بادل میں اتر کر وہاں اس کے ساتھ کھڑا ہوا اور خداوند کے نام کا اعلان کیا۔ اور خداوند اس کے سامنے سے گزرا اور پکارا، خداوند، خداوند خدا، رحیم و کریم، دیرگیر، اور بھلائی اور سچائی میں

کثیر؛ ہزاروں کے لیے شفقت کو قائم رکھنے والا، بدکاری اور نافرمانی اور گناہ کو معاف کرنے والا، اور کسی طرح بھی مجرم کو بے قصور نہ ٹھہرانے والا؛ جو باپ دادا کی بدکاری کا وبال بچوں پر، اور بچوں کے بچوں پر، تیسری اور چوتھی پشت تک لاتا ہے۔ تب موسیٰ نے جلدی کی، اور زمین کی طرف سر جھکا کر سجدہ کیا۔ اور اُس نے کہا، اب اگر میں نے تیری نظر میں فضل پایا ہے، اے خداوند، تو میں التجا کرتا ہوں کہ میرا خداوند ہمارے درمیان چلے، کیونکہ یہ گردن کش قوم ہے؛ اور ہماری بدکاری اور ہمارے گناہ کو معاف کر، اور ہمیں اپنی میراث بنا لے۔ اور اُس نے فرمایا، دیکھ، میں عہد باندھتا ہوں: تیری ساری قوم کے سامنے عجائبات کروں گا، جیسے نہ تمام زمین میں اور نہ کسی قوم میں کیے گئے ہیں؛ اور جس قوم میں تو نے اُن سب لوگوں پر خداوند کا کام ظاہر ہوگا، کیونکہ وہ ایک پرہیزگار قوم ہے جو میں تیرے ساتھ کرنے والا ہوں۔ خروج 33:12-34:10

موسیٰ دنیا کے آخر میں خدا کے لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ وہ وہی لوگ ہیں جو تحقیقی عدالت کے "آخری ایام" میں خدا سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ انہیں اپنی "راہ، تاکہ" وہ خدا کو "جان" سکیں، دکھائے، اور اس کے جواب میں انہیں خدا کی طرف سے ایسا جواب ملتا ہے جس میں یہ وعدہ شامل ہوتا ہے کہ اس کی "حضوری ساتھ جائے گی" ان کے ساتھ، اور یہ کہ خدا ان لوگوں کو "آرام" دے گا۔

خداوند یوں فرماتا ہے: راستوں پر کھڑے ہو کر دیکھو، اور قدیم راستوں کے بارے میں پوچھو کہ نیک راہ کہاں ہے، اور اسی میں چلو، تو تم اپنی جانوں کے لیے آرام پاؤ گے۔ لیکن انہوں نے کہا، ہم اس میں نہ چلیں گے۔ اور میں نے تم پر نگہبان مقرر کیے، کہتے ہوئے کہ نرسنگے کی آواز سنو۔ مگر انہوں نے کہا، ہم نہ سنیں گے۔ یرمیاہ 16:6، 17۔

یرمیاہ ایک ایسے طبقے کی نشاندہی کرتا ہے جو "دیکھنے" اور "سننے" سے انکار کرتا ہے اور اس لیے اس طبقے کو وہ "آرام" نہیں ملتا جس کا وعدہ اُن لوگوں سے کیا گیا ہے جو "نیک راہ" تلاش کرتے ہیں اور "اس پر چلتے ہیں"۔ اسی آرام کو یسعیاہ نے "تازگی" قرار دیا ہے۔

وہ کس کو علم سکھائے؟ اور کس کو تعلیم سمجھائے؟ کیا اُنہیں جو دودھ سے چھڑائے گئے اور چھاتیوں سے بٹائے گئے ہیں؟ کیونکہ حکم پر حکم، حکم پر حکم؛ سطر پر سطر، سطر پر سطر؛ یہاں تھوڑا، وہاں تھوڑا۔ کیونکہ ہکلاتے ہونٹوں اور دوسری زبان سے وہ اس قوم سے کلام کرے گا۔ جن سے اُس نے کہا، یہ وہ آرام ہے جس سے تم تھکے ماندوں کو آرام دے سکتے ہو؛ اور یہ تازگی ہے؛ مگر وہ سننا نہ چاہتے تھے۔ لیکن خداوند کا کلام اُن پر حکم پر حکم، حکم پر حکم؛ سطر پر سطر، سطر پر سطر؛ یہاں تھوڑا، وہاں تھوڑا ہی رہا، تاکہ وہ جائیں اور پیٹھ کے بل گریں اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور دام میں پھنسیں اور پکڑے جائیں۔ اشعیا 28:9-13۔

"آرام" اور "تازگی" اُس اواخر کی بارش کی نمائندگی کرتے ہیں جو آخری انتباہی پیغام کی منادی کے دوران انڈیلی جاتی ہے۔

"مجھے اُس زمانے کی طرف توجہ دلائی گئی جب تیسرے فرشتے کا پیغام اختتام پذیر ہو رہا تھا۔ خدا کی قدرت اُس کے لوگوں پر چھا گئی تھی؛ وہ اپنا کام سرانجام دے چکے تھے اور ان کے سامنے آنے والی آزمائش کی گھڑی کے لیے تیار تھے۔ انہوں نے پچھلی بارش، یعنی خداوند کی حضوری سے آنے والی تازگی، حاصل کر لی تھی، اور زندہ گواہی پھر سے بحال ہو گئی تھی۔ آخری عظیم تنبیہ پر جگہ سنائی دے چکی تھی، اور اس نے اس پیغام کو قبول نہ کرنے والے زمین کے باشندوں کو برانگیختہ اور غضبناک کر دیا تھا۔" ابتدائی تحریرات، 279۔

"آرام" یا "تازگی" یعنی "پچھلی بارش" کا وعدہ اُس وعدے کو بھی شامل کرتا ہے جو غار میں موسیٰ کو دیا گیا تھا کہ خدا کی "حضوری" اُس کی قوم کے ساتھ جائے گی۔

یہ کام روز پنتکست کے کام کی مانند ہوگا۔ جس طرح انجیل کے آغاز میں روح القدس کے انڈیلے جانے کے ساتھ 'پہلا مینہ' اس لیے دیا گیا تھا کہ قیمتی بیج اُگ آئے، اسی طرح اس کے اختتام پر 'پچھلا

مینہ' فصل کے پکنے کے لیے دیا جائے گا۔ 'پھر ہم جانیں گے اگر ہم خداوند کو جاننے کے پیچھے لگے رہیں؛ اُس کا نکلنا صبح کی مانند یقینی ہے؛ اور وہ ہمارے پاس مینہ کی طرح اُٹے گا، زمین پر برستے ہوئے پچھلے اور پہلے مینہ کی مانند۔' (ہوشع 3:6)۔ 'پس اے بنو صیون، خوش ہو اور اپنے خداوند خدا میں مسرور رہو؛ کیونکہ اُس نے تمہیں انصاف کے مطابق پہلا مینہ دیا ہے، اور وہ تمہارے لیے مینہ یعنی پہلا اور پچھلا مینہ برسائے گا۔' (یوئیل 2:23)۔ 'آخری دنوں میں، خدا فرماتا ہے، میں اپنا روح سب بشر پر انڈیلوں گا۔' اور یہ ہوگا کہ جو کوئی خداوند کا نام لے گا نجات پائے گا۔' (اعمال 2:17، 21)۔ انجیل کے عظیم کام کا اختتام خدا کی قدرت کے اُس اظہار سے کم نہ ہوگا جس نے اس کے آغاز کو ممتاز کیا تھا۔ وہ پیش گوئیاں جو انجیل کے آغاز میں پہلے مینہ کے انڈیلے جانے میں پوری ہوئیں، اس کے اختتام پر پچھلے مینہ میں پھر پوری ہوں گی۔ یہی وہ 'تازگی کے وقت' ہیں جن کی طرف رسول پطرس نے نظر رکھی جب اُس نے کہا، 'پس توبہ کرو اور رجوع لاؤ تاکہ تمہارے گناہ [تفتیشی عدالت میں] مٹا دیے جائیں، جب خداوند کے حضور سے تازگی کے وقت آئیں؛ اور وہ یسوع کو بھیجے۔' (اعمال 3:19-20)۔

"خدا کے خادم، جن کے چہرے مقدس وقف کے نور سے روشن اور دمکتے ہوں گے، آسمان کی طرف سے پیغام کا اعلان کرنے کے لیے جگہ جگہ تیزی سے جائیں گے۔ ساری دنیا میں ہزاروں آوازوں کے وسیلے یہ تنبیہ دی جائے گی۔ معجزات کیے جائیں گے، بیمار شفا پائیں گے، اور نشانیاں اور عجائبات اہل ایمان کے ساتھ ہوں گے۔ شیطان بھی جھوٹے عجائبات کے ساتھ کام کرے گا، یہاں تک کہ لوگوں کے سامنے آسمان سے آگ بھی اتار دے گا۔ (مکاشفہ 13:13)۔ یوں زمین کے باشندوں کو اپنا موقف اختیار کرنے پر لایا جائے گا۔" عظیم کشمکش، 611، 612۔

آخری ایام میں روح القدس کے افاضے کی مثال انجیل کی منادی کے آغاز میں روح القدس کے افاضے سے دی گئی ہے۔ جو لوگ یہ سننا نہیں چاہتے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا کہتا ہے، ان کے لیے "خداوند کا کلام" یہ نبوی اصول تھا کہ دنیا کے انجام کی تصویر کشی کے لیے تاریخ کی ایک نبوی لکیر کو دوسری نبوی لکیر کے ساتھ جوڑا جائے۔ یہ اس اصول سے کم نہیں کہ کسی چیز کا انجام اُس کے آغاز سے واضح کیا جاتا ہے۔ نادان لودیکیائی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ لوگ اس نبوی اصول کو رد کرتے ہیں۔ جب اسے قبول کیا جائے تو خدا "علم سکھا" سکتا ہے، جس کے بارے میں دانی ایل بتاتا ہے کہ انجام کے وقت اس میں اضافہ ہوگا، اور اسی علم کے بارے میں ہوشع کہتا ہے کہ اسے رد کرنے کے سبب خدا کے لوگ ہلاک ہوتے ہیں۔ اشعیا اور یرمیاہ میں جو طبقہ سننے یا دیکھنے سے انکار کرتا ہے، وہ اسی "تازگی" کو رد کرتا ہے جو دراصل وہ "آرام" ہے جسے خدا اپنی "آخری دنوں" کی قوم کو دینے کا وعدہ کرتا ہے، تاکہ وہ ایام آخر کے بحران کو بخیریت پار کر سکیں۔

'خداوند کا نام' (کردار) جو خدا نے موسیٰ پر ظاہر کیا یہ تھا کہ 'خداوند خدا' 'رحیم و کریم، بردبار، اور نیکی اور سچائی میں فراوان' ہے۔ اس کا کردار رحمت اور سچائی ہے۔ وہ سچائی جو اس کے کردار کی نمائندگی کرتی ہے ہمیشہ اس کی رحمت کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے، کیونکہ کوئی شخص اس کی سچائی کو سمجھ نہیں سکے گا جب تک کہ خدا پہلے ان پر اپنی رحمت نہ کرے، کیونکہ سب نے گناہ کیا ہے اور خدا کے جلال (کردار) سے قاصر رہ گئے ہیں۔ یہ سچائی کہ یسوع مسیح الفا اور اومیگا ہے، وہی لوگ پہچانتے اور قائم رکھتے ہیں جن کی بدکاریوں اور گناہوں کو خدا نے معاف کر دیا ہے۔ یہ معافی تحقیقی عدالت کے آخری مراحل میں عمل میں آتی ہے۔ جن پر وہ اپنی رحمت جاری کرتا ہے، یوں ان کے گناہوں کو معاف کرتا ہے، انہیں وہ اپنی میراث بنا لیتا ہے اور ان کے ساتھ ایک عہد میں داخل ہوتا ہے۔

"اس زمین کی تاریخ کے آخری دنوں میں، خدا کا اپنے احکام کی پابندی کرنے والے لوگوں کے ساتھ عہد کی تجدید ہونی ہے۔" ریویو اینڈ ہیرالڈ، 26 فروری، 1914۔

تمام نبی، بشمول موسیٰ، تفتیشی عدالت کے آخری ایام کی نشاندہی کر رہے ہیں، جب خدا اُن کے ساتھ اپنے عہد کی تجدید کرتا ہے جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کے طور پر پہچانے گئے ہیں۔ اور جب وہ عہد قائم ہو جاتا ہے، تب خدا "ایسے عجائبات کرے گا جیسے نہ تمام زمین پر ہوئے ہیں نہ کسی قوم میں؛ اور جس قوم

کے درمیان تُوے اس کے سب لوگ خداوند کا کام دیکھیں گے، کیونکہ جو کام میں تیرے ساتھ کرنے والا ہوں وہ نہایت ہیبت ناک ہے۔"

کوہ حوریب، جسے کوہ سینا بھی کہا جاتا ہے، پر موسیٰ کا غار کا واقعہ موسیٰ کی خدا کی قوم کے ساتھ جدوجہد کے تناظر میں رکھا گیا تھا۔ اس کی جدوجہد یہ تھی کہ وہ وہ کام انجام دے جو خدا نے اسے سونپا تھا۔ موسیٰ دنیا تک خدا کے پیغام کے حوالے سے ایک کشمکش میں تھا۔ اس سے ذرا پہلے کہ خداوند نے موسیٰ کو اپنا جلال دکھایا، ہم دیکھتے ہیں کہ موسیٰ خداوند سے استدلال کر رہا ہے، یہ کہتے ہوئے کہ اگر خداوند ان باغیوں کو ہلاک کر دے جو ابھی ابھی ہارون کے سنہری بچھڑے کے گرد ناچ رہے تھے، تو ان باغیوں کی تباہی اس پیغام کو ختم کر دے گی جو خدا کی قدرت کو نمایاں کر رہا تھا۔

اور خداوند نے موسیٰ سے فرمایا، میں نے اس قوم کو دیکھا ہے، اور دیکھ، یہ گردن کش قوم ہے۔ پس اب مجھے چھوڑ دے تاکہ میرا غضب ان پر بھڑکے اور میں انہیں نابود کر دوں، اور میں تجھ سے ایک بڑی قوم بناؤں گا۔ اور موسیٰ نے اپنے خداوند خدا سے منت کی اور کہا، اے خداوند، تیرا غضب اپنی اس قوم پر کیوں بھڑک رہا ہے جسے تو نے بڑی قدرت اور زور اور ہاتھ سے ملک مصر سے نکالا؟ ایسا کیوں کہ مصری کہیں کہ وہ انہیں برے ارادے سے باہر لے آیا تاکہ پہاڑوں میں انہیں قتل کرے اور زمین کے چہرے سے انہیں نابود کر دے؟ اپنے سخت غضب سے باز آ اور اپنی قوم کے خلاف اس آفت سے رجوع کر۔ ابراہیم، اسحاق اور اسرائیل اپنے بندوں کو یاد کر جن سے تو نے اپنے آپ سے قسم کھا کر وعدہ کیا اور ان سے کہا تھا کہ میں تمہاری نسل کو آسمان کے ستاروں کی مانند بڑھاؤں گا، اور اس تمام زمین کو جس کے حق میں میں نے کہا تمہاری نسل کو دوں گا، اور وہ اسے ہمیشہ کے لیے میراث میں لے گی۔ اور خداوند اس آفت سے باز آیا جسے وہ اپنی قوم پر لانا چاہتا تھا۔ خروج 14-32:9.

موسیٰ کے غار کے تجربے میں وہ پیغام شامل ہے جسے دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لیے موسیٰ کو مقرر کیا گیا تھا۔ یہ گواہی کہ خداوند موسیٰ کے پاس سے گزرا اور اپنی صفات کا اعلان کیا، خدا کی باغی (لاؤدیسسی) قوم کے بارے میں ایک داخلی پیغام کے سیاق و سباق میں رکھی گئی ہے، اور ایلیا کے غار کے تجربے کا سیاق اس کی یزبل کے ساتھ کشمکش، یعنی ریاست ہائے متحدہ، پاپائیت اور اقوام متحدہ کے تہرے اتحاد، کے تناظر میں رکھا گیا تھا۔ ایک کلیسیا کے لیے داخلی پیغام کی نمائندگی کرتا ہے، اور دوسرا دنیا کے لیے خارجی پیغام کی، لیکن موسیٰ اور ایلیا، یہ دو گواہ، ایک ہی حوریب کے غار میں ہیں، اور آخر زمانہ میں دونوں کی نمائندگی اسی غار میں ہوتی ہے۔

اور اخاب نے یزابل کو سب کچھ بتایا جو ایلیا نے کیا تھا، اور یہ بھی کہ اس نے تلوار سے سب نبیوں کو قتل کیا تھا۔ تب یزابل نے ایلیا کے پاس ایک قاصد بھیجا، یہ کہہ کر: اگر میں کل اسی وقت تک تیری جان ان میں سے کسی کی جان کی مانند نہ کر دوں تو دیوتا مجھ سے ایسا ہی کریں بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ وہ یہ سن کر اٹھا اور اپنی جان بچانے کو چل دیا، اور یہوداہ کے بئر سبع میں آیا اور اپنے خادم کو وہاں چھوڑ دیا۔ لیکن وہ خود بیابان میں ایک دن کا سفر کر کے آیا اور ایک صنوبر کے درخت کے نیچے بیٹھ گیا؛ اور اس نے اپنے لئے موت چاہی اور کہا، بس بہت ہوا؛ اے خداوند، اب میری جان لے لے، کیونکہ میں اپنے باپ دادا سے بہتر نہیں ہوں۔ اور جب وہ صنوبر کے درخت کے نیچے لیٹ کر سو رہا تھا تو ایک فرشتے نے اسے چھوا اور اس سے کہا، اٹھ اور کہا۔ اس نے نظر کی تو دیکھا کہ کوٹلوں پر پکی ہوئی ایک روٹی اور اس کے سرپانے پانی کا ایک کوزہ رکھا ہے۔ پس اس نے کھایا اور پیا اور پھر لیٹ گیا۔ اور خداوند کے فرشتے نے دوسری بار پھر آ کر اسے چھوا اور کہا، اٹھ اور کہا؛ کیونکہ یہ سفر تیرے لئے بہت زیادہ ہے۔ تب وہ اٹھا اور کھایا پیا، اور اس خوراک کے زور سے چالیس دن اور چالیس رات خدا کے پہاڑ حوریب تک چلتا رہا۔ وہاں وہ ایک غار میں آیا اور وہیں ٹھہرا؛ اور دیکھو، خداوند کا کلام اس کے پاس آیا اور اس نے کہا، ایلیا، تو یہاں کیا کر رہا ہے؟ اس نے کہا، میں رب الافواج خداوند کے لئے بڑی غیرت کھاتا رہا ہوں؛ کیونکہ بنی اسرائیل نے تیرا عہد چھوڑ دیا، تیرے مذبح گرا دیے اور تیرے نبیوں کو تلوار سے قتل کیا؛ اور میں، ہاں میں ہی اکیلا بچا ہوں، اور وہ میری

جان لینے کے درپے ہیں۔ اس نے کہا، نکل اور خداوند کے حضور پہاڑ پر کھڑا ہو جا۔ اور دیکھو، خداوند گزرا؛ اور خداوند کے حضور ایک بڑی زور آور ہوا چلی جس نے پہاڑوں کو پہاڑ ڈالا اور چٹانوں کے ٹکڑے کر دیے، لیکن خداوند ہوا میں نہ تھا؛ اور ہوا کے بعد زلزلہ آیا، لیکن خداوند زلزلہ میں نہ تھا؛ اور زلزلہ کے بعد آگ آئی، لیکن خداوند آگ میں نہ تھا؛ اور آگ کے بعد ایک دھیمی سی نرم آواز آئی۔ جب ایلیاہ نے اسے سنا تو اس نے اپنی چادر سے اپنا منہ لپیٹا اور باہر نکل کر غار کے دہانے پر کھڑا ہو گیا؛ اور اس کے پاس ایک آواز آئی جو کہتی تھی، ایلیاہ، تو یہاں کیا کر رہا ہے؟ اس نے کہا، میں رب الافواج خداوند کے لئے بڑی غیرت کھاتا رہا ہوں؛ کیونکہ بنی اسرائیل نے تیرا عہد چھوڑ دیا، تیرے مذبح گرا دیے اور تیرے نبیوں کو تلوار سے قتل کیا؛ اور میں، ہاں میں ہی اکیلا بچا ہوں، اور وہ میری جان لینے کے درپے ہیں۔ خداوند نے اس سے کہا، جا، اپنے راستہ سے دمشق کے بیابان کو لوٹ جا؛ اور جب تو پہنچے تو حزائیل کو آرام پر بادشاہ مسح کرنا؛ اور نمشی کے بیٹے یحو کو اسرائیل پر بادشاہ مسح کرنا؛ اور ابیل محولہ کے شافاط کے بیٹے الیشع کو تیری جگہ نبی مسح کرنا۔ اور یوں ہوگا کہ جو کوئی حزائیل کی تلوار سے بچے گا اسے یحو قتل کرے گا، اور جو کوئی یحو کی تلوار سے بچے گا اسے الیشع قتل کرے گا۔ تو بھی میں نے اسرائیل میں سات ہزار باقی رکھے ہیں، یعنی سب کے سب جن کے گھٹنے بعل کے آگے نہ جھکے اور ہر وہ منہ جس نے اسے نہ چوما۔ 1 سلطین 19:1-18۔

ایلیا کے غار کا تجربہ اس امر کی نمائندگی کرتا ہے کہ نبی اس پیغام اور اپنے پیغام و خدمت کے متصورہ اثر سے دل شکستہ تھا۔ موسیٰ خدا کے بیان کردہ پیغام کا دفاع کر رہا تھا اور ایلیا پیغام سے دستبردار ہو چکا تھا۔ یہ ایک ہی پیغام ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ ایک کلیسیا کے اندرونی معاملے سے متعلق ہے اور دوسرا کلیسیا کے بیرونی معاملے سے۔ تاہم نبوتی طور پر، دونوں مل کر مکاشفہ اٹھارہ کے دو حصوں پر مشتمل پیغام کی تصویر کشی کرتے ہیں۔ غار سے متعلق تمام حقائق کے بارے میں جس بات پر مجھے زور دینا ہے وہ یہ ہے کہ 'آخری ایام' میں، دونوں صورتوں میں جو دل شکستگی ظاہر ہوتی ہے وہ پیغام اور اس کے اثر ہی کے بارے میں ہے۔

موسیٰ اور ایلیاہ دونوں ان لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو "سنتے" اور "دیکھتے" ہیں اُس "آواز" کو جو "خداوند کا کلام" ہے۔ وہ "کلام" اس کی رحمت اور سچائی کی صفات کی نمائندگی کرتا ہے۔ زبور نویس بھی یہ درخواست کرتا ہے کہ اسے خدا کی رحمت دکھائی جائے، جو اس کی صفت ہے۔ اس کی "رحمت" کو دیکھنے کے لیے، زبور نویس یہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ "روح" کلیسیاؤں سے جو کہتا ہے اسے "سننے" گا۔

سالار مغنیوں کے لیے، قورح کے بیٹوں کا مزموں۔ آے خداوند، تو اپنی زمین پر مہربان رہا ہے؛ تو نے یعقوب کی اسیری کو واپس لایا [الٹا دیا]۔ تو نے اپنی قوم کی بدکاری معاف کی؛ تو نے ان کے سب گناہ ڈھانپ دیے۔ سیلاہ۔ تو نے اپنا سارا قہر دور کر دیا؛ تو اپنے غضب کی تندہی سے پھر گیا ہے۔ آے ہماری نجات کے خدا، ہمیں پھیر دے، اور ہم پر تیرا غضب موقوف کر دے۔ کیا تو ہم پر ہمیشہ غضبناک رہے گا؟ کیا تو اپنا غضب پشت در پشت کھینچتا جائے گا؟ کیا تو ہمیں پھر زندہ نہ کرے گا تاکہ تیری قوم تجھ میں شادمان ہو؟ آے خداوند، ہمیں اپنی رحمت دکھا اور ہمیں اپنی نجات عطا کر۔ میں سنوں گا کہ خداوند خدا کیا فرمائے گا؛ کیونکہ وہ اپنی قوم اور اپنے مقدسین سے سلامتی کی بات کرے گا؛ لیکن وہ پھر حماقت کی طرف نہ لوٹیں۔ بے شک اُس کی نجات ان کے نزدیک ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں، تاکہ ہمارے ملک میں جلال بے۔ رحمت اور سچائی آپس میں مل گئیں؛ صداقت اور سلامتی نے ایک دوسرے کو بوسہ دیا۔ زمین سے سچائی پھوٹے گی؛ اور آسمان سے صداقت نگاہ ڈالے گی۔ ہاں، خداوند وہی دے گا جو اچھا ہے؛ اور ہماری زمین اپنی پیداوار دے گی۔ صداقت اُس کے آگے آگے چلے گی؛ اور ہمیں اُس کے قدموں کی راہ پر لگا دے گی۔ زبور 85:1-13۔

غور کریں کہ "رحمت اور سچائی" (اور "سچائی" وہ عبرانی لفظ 'emet' ہے جس کا ہم ذکر کرتے رہے ہیں) جو راستبازی اور سلامتی کو جنم دیتے ہیں، ایک دوسرے کو "بوسہ" دے چکے ہیں۔ وہ متحد ہو گئے ہیں۔ زبور نویس اپنا گیت تحقیقی عدالت کے آخری ایام میں رکھتا ہے جب خدا نے اپنی "قوم" کی

"بدکاری" کو "معاف" کر دیا ہے۔ درخواست یہ ہے کہ خداوند اپنی قوم کو "زندہ" کر دے۔

ایک روحانی بیداری اور ایک اصلاح لازماً روح القدس کی کارفرمائی کے تحت واقع ہونی چاہئیں۔ روحانی بیداری اور اصلاح دو مختلف چیزیں ہیں۔ روحانی بیداری سے مراد روحانی زندگی کی تجدید، ذہن اور دل کی قوتوں کو تیز و بیدار کرنا، اور روحانی موت سے جی اٹھانا ہے۔ اصلاح سے مراد ازسرنو تنظیم، خیالات و نظریات، عادات و معمولات میں تبدیلی ہے۔ جب تک اصلاح کا تعلق روح القدس کی طرف سے ہونے والی بیداری کے ساتھ نہ ہو، وہ راستبازی کا اچھا پھل پیدا نہیں کرے گی۔ روحانی بیداری اور اصلاح نے اپنا مقررہ کام انجام دینا ہے، اور اس کام کو کرتے ہوئے انہیں باہم مل جانا چاہیے۔ منتخب پیغامات، کتاب 1، 128۔

چو "احیا" زبور نویس مانگتا ہے وہ ایسے شخص کی درخواست کی نشان دہی کرتا ہے جو جانتا ہے کہ وہ مردہ ہے۔ وہ احیا جس کے لیے زبور نویس درخواست کرتا ہے، ایک لاوڈیقی کے لیے مانگتا بہت مشکل ہے، کیونکہ لاوڈیقی اس بات سے بے خبر ہوتا ہے کہ وہ روحانی طور پر مردہ ہے؛ لیکن اگر وہ ایسا نہ ہوتا تو اسے پھر زندہ کیے جانے کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔ یہ احیا اس بات پر راضی ہونے سے پورا ہوتا ہے کہ "خداوند خدا جو کچھ فرمائے گا، ہم سنیں"، اور اس احیا کے حصول سے پہلے کوئی اور کام مقدم نہیں ہونا چاہیے—وہ احیا جو اُس وقت آتا ہے جب روح القدس ہم میں سکونت کرتا ہے۔

ہم میں سچی خدا ترسی کی بیداری ہماری تمام ضروریات میں سب سے بڑی اور فوری ترین ضرورت ہے۔ اس کی تلاش ہمارا پہلا کام ہونا چاہیے۔ منتخب پیغامات، کتاب 1، 121۔

کتاب مکاشفہ کے بارے میں سسٹر واٹ ڈیل فرماتی ہیں۔

"جب ہم بطور قوم یہ سمجھ لیں گے کہ یہ کتاب ہمارے لیے کیا معنی رکھتی ہے، تو ہمارے درمیان ایک عظیم روحانی بیداری نظر آئے گی۔" Testimonies to Ministers, 113.

لفظ "احیا" کی تعریف یہ ہے کہ زندگی کو واپس لانا۔ جو لوگ ایک لاکھ چوالیس ہزار میں شامل ہونے کے لیے چنے جاتے ہیں، انہیں پہلے یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ وہ مردہ ہیں اور احیا کے محتاج ہیں۔ یہ حقیقت کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار مردہ ہیں، اُس پیغام کا ایک اہم جز ہے جس کی مہر مہلت ختم ہونے سے عین پہلے کھولی جاتی ہے۔ اس حقیقت کے بارے میں ہمیں ابھی بہت کچھ کہنا ہے۔ جو چیز انہیں زندہ کرتی ہے وہ خدا کی "رحمت" ہے، جو وہ اُن پر اُس وقت رحمت فرماتا ہے جب وہ انہیں "زندہ" کرتا ہے اور انہیں اپنی راستبازی عطا کرتا ہے۔ انہیں زندہ کرنے والی بات یہ سچائی ہے کہ یسوع الفا اور اومیگا ہے، اور یہ سمجھ اُن کے اندر ایسی "سلامتی" پیدا کرتی ہے جو ہر سمجھ سے بڑھ کر ہے۔ وعدہ یہ ہے کہ "سچائی" زمین سے اُگ نکلے گی۔ وہ پیغام جو "سچائی" کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جو الفا اور اومیگا ہے، اُس کی ابتدا ریاست ہائے متحدہ میں ہے، کیونکہ وہ "زمین سے" اُگتا ہے۔ ابتدا میں پیغام ریاست ہائے متحدہ سے آیا تھا اور آخر میں پیغام اسی جگہ سے اُگتا ہے۔

جب ہم خدا کے غار نشینوں کو ایک علامت سمجھتے ہیں، تو ہم اُن دوسرے نبیوں پر بھی غور کریں گے جو علامتی طور پر غار میں رہے ہیں۔ یسوع نے یوحنا بپتسمہ دینے والے کو ایلیاہ قرار دیا، اور جب یوحنا کو یہ جاننا تھا کہ آیا یسوع وہ آئے والا مسیحا ہے، تو وہ قید میں تھا۔ اسے یسوع کی حقیقی سیرت جاننی تھی۔ اسے یہ بھی جاننا تھا کہ جو پیغام وہ منادی کرتا رہا اور جو پیغام یسوع مسلسل منادی کرتا رہا، کیا وہی سچا پیغام تھا۔ اس نے اپنے شاگردوں کو یسوع سے یہ سوال پوچھنے کے لیے بھیجا، اور یسوع نے ان کے سوال کا براہ راست جواب نہ دے کر انہیں اپنا جلال دکھایا۔

یوں دن بیت گیا، اور یوحنا کے شاگرد یہ سب کچھ دیکھتے اور سنتے رہے۔ آخر کار یسوع نے انہیں اپنے پاس بلایا، اور انہیں حکم دیا کہ جو کچھ انہوں نے دیکھا تھا جا کر یوحنا کو بتائیں، اور یہ بھی فرمایا، 'مبارک ہے وہ، جو مجھ میں ٹھوکر کھانے کا کوئی باعث نہ پائے۔' لوقا 7:23، R. V. اُس کی

الوہیت کی دلیل اس امر میں دیکھی گئی کہ اُس کی خدمت دکھ سہتی انسانیت کی ضرورتوں کے مطابق تھی۔ اُس کا جلال ہماری پست حالت تک اُس کے جھک آنے میں ظاہر ہوا۔

شاگردوں نے پیغام پہنچا دیا، اور یہ کافی تھا۔ یوحنا کو مسیح کے بارے میں پیشگوئی یاد آئی: "خداوند نے مجھے مسح کیا ہے کہ میں حلیموں کو خوشخبری سناؤں؛ اُس نے مجھے بھیجا ہے کہ شکستہ دلوں پر مرہم باندھوں، قیدیوں کے لیے آزادی کا اعلان کروں، اور جو بندھے ہوئے ہیں اُن کے لیے قید کے دروازے کھول دوں؛ تاکہ خداوند کا مقبول سال منادی کروں۔" اشعیا 1:61، 2۔ مسیح کے کاموں نے نہ صرف یہ ظاہر کیا کہ وہی مسیح ہے، بلکہ یہ بھی دکھایا کہ اُس کی بادشاہی کس طور قائم ہونی تھی۔ یوحنا پر وہی سچائی منکشف ہوئی جو بیابان میں ایلیاہ پر ہوئی تھی، جب "ایک بڑی اور زور آور ہوانے پہاڑوں کو چیر ڈالا اور خداوند کے حضور چٹانوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا؛ لیکن خداوند ہوا میں نہ تھا؛ اور ہوا کے بعد زلزلہ آیا؛ مگر خداوند زلزلہ میں نہ تھا؛ اور زلزلہ کے بعد آگ آئی؛ لیکن خداوند آگ میں نہ تھا؛" اور آگ کے بعد خدا نے نبی سے "ایک دھیمی سی آواز" میں کلام کیا۔ 1 سلاطین 19:11، 12۔ چنانچہ یسوع نے اپنا کام ہتھیاروں کی کھنکھناہٹ اور تختوں اور بادشاہیوں کے اٹنے سے نہیں کرنا تھا، بلکہ رحمت اور خود قربانی کی زندگی کے وسیلہ لوگوں کے دلوں سے ہمکلام ہو کر کرنا تھا۔ Desire of Ages, 217.

خدا کی قدرت اُس کے کلام کے ذریعے پہنچتی ہے۔ یہ "انسانوں کے دلوں" تک پہنچائی جاتی ہے۔ یہی "دھیمی سی آواز" کا سبق تھا۔ تاہم ایلیاہ کا پیغام ایک بیرونی پیغام ہے جو خدا کے لوگوں سے باہر موجود قوتوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ مسیح ایلیاہ کو بتا رہے تھے کہ "آخری دنوں" میں قدرت کا مرکز اُس کا کلام ہی ہوگا، تاہم "ہتھیاروں کی ٹکر اور تختوں اور بادشاہیوں کا الٹ جانا"—جن کی نمائندگی تباہ کن ہوا، زلزلہ اور آگ کرتے ہیں—کتاب مکاشفہ میں بیان کردہ تین بیرونی قوتیں ہیں جن کا سامنا خدا کے لوگوں کو کرنا پڑے گا۔ تباہ کن "ہوا" بائبل کی نبوت میں اسلام کی علامت ہے۔ "زلزلہ" فرانسیسی انقلاب کی بغاوت اور ابتری ہے۔ "آگ" وہ تباہی ہے جو سدوم و عمورہ پر نازل ہوئی۔ ایلیاہ غار تک پہنچنے کے لیے پاپائی طاقت سے بھاگ آیا تھا، اس لیے خداوند نے اسے آشکار کیا کہ دنیا کے انجام کے بحران کو تشکیل دینے والی تمام شریر قوتوں کے باوجود، خدا کی قدرت تو اسی دھیمی سی آواز میں پائی جاتی ہے۔

موسیٰ، الیاس اور یوحنا ہپتسمہ دینے والا، تینوں اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ انہوں نے غار میں رہ کر خدا کی سیرت کا مشاہدہ کیا۔ "غار" ہی وہ واحد نشان ہے جو بدکار اور زانی نسل کو دیا جائے گا۔ یسوع نے "زانی اور بدکار نسل" کا ذکر کیا، جو "تحقیقی عدالت" کے "آخری ایام" کی نسل ہے۔ اس نسل کے لیے نشان نبی یونس تھے، جنہوں نے تین دن ایک غار میں—یعنی ایک وہیل کے پیٹ میں—گزارے۔

اور جب لوگ کثرت سے جمع ہوئے تو اُس نے کہنا شروع کیا، یہ نسل بدکار ہے؛ یہ نشان مانگتی ہے، مگر اسے کوئی نشان نہ دیا جائے گا بجز یونس نبی کے نشان کے۔ کیونکہ جس طرح یونس نینوہ کے لوگوں کے لیے نشان تھا، اسی طرح ابن آدم بھی اس نسل کے لیے ہوگا۔ لوقا 11:29، 30.

یونس تین دن اور تین راتیں ایک وہیل مچھلی کے پیٹ میں رہے، جیسے یسوع تین دن قبر میں رہے۔ یونس ایک نشانی تھے اور یسوع بھی ہیں۔ وہ دوبارہ جی اٹھنے کی نشانی ہیں، جو ظاہر ہے کہ موت کے بعد ہوتا ہے۔

تب بعض فقہیوں اور فریسیوں نے جواب دیا اور کہا، اے استاد، ہم تیری طرف سے ایک نشان دیکھنا چاہتے ہیں۔ مگر اس نے جواب دیا اور ان سے کہا، ایک شریر اور زناکار نسل نشان مانگتی ہے، اور اسے کوئی نشان نہ دیا جائے گا سوائے یونس نبی کے نشان کے۔ کیونکہ جس طرح یونس تین دن اور تین رات بڑی مچھلی کے پیٹ میں رہا، اسی طرح ابن آدم تین دن اور تین رات زمین کے دل میں رہے گا۔ نینوہ کے لوگ اس نسل کے ساتھ عدالت میں کھڑے ہوں گے اور اسے مجرم ٹھہرائیں گے، کیونکہ انہوں نے یونس کی منادی پر توبہ کی؛ اور دیکھو، یونس سے بڑا یہاں موجود ہے۔ متی

اگر ہم تاریخ کی تکرار کے اصول کو اس حقیقت کے ساتھ مل کر سمجھیں کہ ساری مقدس تاریخ دنیا کے خاتمے کی نشاندہی کرتی ہے، تو یونس اور مسیح کی موت، دفن اور قیامت آج خدا کے لوگوں کے لیے نہ صرف "نشان" ہیں بلکہ پیغام بھی۔ جب یونس کو مچھلی کے پیٹ سے باہر پھینکا گیا تو اس نے پیغام کا اعلان کیا، اسی طرح مسیح کی قیامت کا پیغام فوراً اعلان کیا گیا جب فرشتے نے اس غار کے منہ پر سے پتھر ہٹا دیا جس میں مسیح تھے۔ جن کی نمائندگی موسیٰ، ایلیاہ، یونس اور مسیح کرتے ہیں وہ نہ صرف "آخری دنوں" کے خدا کے لوگوں کی علامت ہیں بلکہ ان پیغامات کی بھی جو ان میں سے ہر ایک نے دیے۔

نشان یونس میں غار کا وہ تجربہ بھی شامل ہے جس میں مسیح کا رحمت بھرا کردار نمایاں ہوتا ہے۔ وہی رحمت جو یسوع نے الیاس کے ساتھ برتی تھی، یونس کے ساتھ بھی برتی گئی جب وہ پیغام سنانے کی اپنی ذمہ داری سے بھاگ رہا تھا۔ یونس کے بارے میں کہنے کو بہت کچھ ہے، مگر اب دیگر نکات پر توجہ دینا ضروری ہے۔

غار، دیگر باتوں کے علاوہ، موت اور جی اٹھنے کی علامت ہے۔ خدا کے عہد کے لوگ آخری دنوں میں کئی گواہوں کی شہادت پر یوں پہچانے گئے ہیں کہ وہ مر چکے تھے اور پھر جی اٹھائے گئے۔ یقیناً، خدا کی بادشاہی دیکھنے کے لیے ایک مسیحی کا نئے سرے سے پیدا ہونا ضروری ہے، اور یہ پرانے نفسانی انسان کی موت کی علامت ہے، لیکن نبوتی طور پر اس کا مطلب اس سے بڑھ کر ہے۔ یہ ایسے پیغام کی طرف اشارہ کرتا ہے جو اپنے راستے ہی میں روک دیا گیا ہو۔ ایلیاہ نے پیغام کی منادی روک دی، یونس منادی کرنے سے بھاگ گیا۔ یوحنا کو قید میں ڈالا گیا اور اسے سزائے موت دی گئی۔ یسوع کو مصلوب کیا گیا۔

یونس کی نشانی صرف موت اور جی اٹھنے کے بارے میں نہیں ہے؛ یہ ایک پیغام کی موت اور اس کے دوبارہ جی اٹھنے کے بارے میں ہے، اور خدا کے کلام میں جن تمام پیغامات کی مثالیں دی گئی ہیں وہ اُس آخری تنبیہی پیغام کی نمائندگی کرتے ہیں جو باپ نے یسوع کو دیا؛ یسوع نے اسے جبرائیل کو دیا؛ جبرائیل نے اسے نبی کو دیا؛ اور نبی نے اسے لکھ کر کلیسیاؤں کو بھیج دیا۔ خدا موسیٰ کے غار والے تجربے میں اس پیغام کا خاتمہ کر کے نئے سرے سے آغاز کرنے کو تیار تھا۔ الیاس نے بطور قاصد اپنا کام ختم کیا اور غار میں جا پناہا۔ یونس ترسیس کی طرف بھاگ نکلا۔ یوحنا بیتسمہ دینے والا قتل کیا گیا، اور یسوع بھی قتل کیا گیا۔ ان تمام گواہوں کو کتابِ مکاشفہ کے تناظر میں لا کر آپس میں ہم آہنگ کیا جانا چاہیے۔ دانی ایل اور مکاشفہ دو کتابیں ہیں، لیکن "یسوع کی گواہی" یہ ظاہر کرتی ہے کہ وہ ایک ہی کتاب بھی ہیں۔ ان کی خصوصیات بائبل جیسی ہیں: دو کتابیں جو مل کر ایک کتاب بنتی ہیں، اور دو مصنف جو دو گواہوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

دانیال، جو بابل اور بعد ازاں ماد و فارس کا اسیر تھا، علامتی طور پر اُس وقت مرا جب اُسے شیر کے گڑھے میں پھینکا گیا۔ یونس علامتی طور پر اُس وقت مرا جب اُسے وہیل نے کھا لیا۔ یوحنا، مکاشفہ لکھنے والا، علامتی طور پر اُس وقت مرا جب اُسے اُبلتے ہوئے تیل میں پھینکا گیا۔ ولیم ملر مر گئے، لیکن اُن کے لیے یہ وعدہ ہے کہ راستبازوں کے جی اٹھنے کے لیے فرشتے اُن کی قبر پر منتظر ہیں۔ ادارہ "فیوچر فار امریکہ" علامتی طور پر 18 جولائی 2020 کو مر گیا۔

آخری انتباہی پیغام پاپائی قوت کے مہلک زخم کے بھر جانے کے پس منظر میں رکھا گیا ہے۔ زخم کے شفا یاب ہونے کا موضوع مکاشفہ کے باب تیرہ اور باب سترہ کا خاص موضوع ہے۔ جب یہ مہلک زخم بھر جائے گا تو دوبارہ زندہ ہونے والی پاپائیت مکاشفہ کے باب سترہ میں بیان کردہ اٹھویں سلطنت بن جائے گی۔ اسے اٹھویں—یعنی سات ہی میں سے—کے طور پر شناخت کیا گیا ہے۔ اٹھ کا عدد جی اٹھنے کی علامت ہے، کیونکہ عہدی تعلق کی مہر کے طور پر ختنہ لڑکے کی پیدائش کے اٹھویں دن کیا جاتا تھا۔ یہ رسم عہدِ مسیحی میں بیتسمہ سے بدل دی گئی، اور بیتسمہ مسیح کی موت، دفن اور جی اٹھنے کی

نمائندگی کرتا ہے۔ مسیح ساتویں دن کے اگلے دن جی اُٹھے تھے۔ لہٰذا وہ نبوتی طور پر اُٹھویں دن جی اُٹھے۔ ایک ہزار سال کے آرام کے بعد نئی بنائی گئی زمین اُٹھویں ہزاریہ میں جی اُٹھتی ہے۔